© rasailojaraid.com

احوال وکوائف دارالعلوم

علم کی نعمت اور اس کے تقاضے

نئے تعلیمی سال کے آغاز میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی تقریر

—— مرتب : سلطان محمود ناظم دفتر اہتمام ——

ڈیڑھ ماہ کی تعطیلات کے بعد ۸ر شوال کو نئے تعلیمی سال کیلئے دارالعلوم حقانیہ کا داخلۂ طلبہ شروع ہوا جو ۲۰ر شوال المکرم تک جاری رہا اب تک ملک کے دور دراز علاقوں، ملحقہ ریاستوں بلکہ افغانستان کے اطراف و اکناف تک کے ساڑھے تین سو طلبہ دارالعلوم پہنچ چکے ہیں جنکے قیام و طعام کتب وغیرہ ضروریات کا دارالعلوم کفیل ہے۔ وسائل کے محدود ہونے کی وجہ سے بادل ناخواستہ کافی طلبہ کو واپس کرنا پڑا۔ نئے طلبہ سے بوقت داخلہ اساتذہ دارالعلوم مقررہ کتابوں میں سے امتحان لیتے رہے — ۲۲ر شوال بروز منگل تعلیمی سال کا آغاز ہوا۔ تمام طلبہ و اساتذہ نے دارالحدیث میں جمع ہو کر ختم کلام پاک کیا اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے دورۂ حدیث کی بابرکت کتاب ترمذی شریف سے تعلیمی سال کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں حضرت شیخ الحدیث نے دو گھنٹہ تک علماء و طلبہ کے اس مجمع سے فضیلت علم اور طلبہ علوم نبوت کے درجات اور علم کے تقاضوں اور ذمہ داریوں پر مؤثر اور بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا اختصار درج ذیل ہے :

عزیز بھائیو ! علم کی نعمت فضلِ خداوندی سے میسر ہوتی ہے۔ جو آپ کو حاصل ہوئی علوم نبوت ہی کی بدولت حضرت بلالؓ حبشی کو فضلِ خداوندی نے یہ مقام دیا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ جنت میں مجھ سے (بطور خادم خاص) آگے آگے جارہے ہیں۔ صہیب رومیؓ روم سے آکر اس فضلِ خداوندی کی بدولت صحابہ کے محبوب اور حضرت امیرالمومنین عمرؓ کے قابلِ فخر دوست بنتے ہیں۔ یہاں تک کہ فاروق اعظمؓ کے نماز جنازہ پڑھانے کا شرف بھی انہیں حاصل ہوتا ہے۔ تو آپ طلبہ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ مسلمان بنایا پھر زمرۂ علماء میں محسوب کیا۔ اور علم کی خاطر اپنے وطن چھوڑ کر یہاں آنے کی توفیق دی کہ جہاں کا سارا ماحول علمی اور دینی ہے۔ انہوں کے علاوہ کوئی خبر نہیں نہ نئی تہذیب کا ہنگامہ اور شور و غوغا ہے۔ آج دنیا میں علمی اور دینی ماحول ناپید ہوتا جارہا ہے۔ دیندار شہروں میں ترستے ہیں۔ کہ دین و علم کا ماحول میسر ہو طلبۂ علم کے مقامات و درجات کے کیا کہنے اللہ جل مجدہ نے مدرسہ کائنات کو پیدا فرمایا عابدین و زاہدین کی کمی نہ تھی۔ جو ملائکہ جیسی پاکیزہ مخلوق تھی۔ کہ جن سے معصیت کا صدور ناممکن تھا۔ مگر اپنی صفت علم ظاہر فرمانے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام خلیفۃ اللہ کو پیدا فرمایا۔ جو اس مدرسۂ علم کے پہلے طالب العلم تھے یہ سارا عالم ایک مدرسہ ہے کہ اس میں کمرے درسگاہیں، اقامت گاہ، پانی، ہوا، غذا اور دیگر تمام ضروریات تعلیم و تعلم کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔ اس درسگاہ کے پہلے استاذ و معلم خود اللہ جل مجدہٗ ہیں۔

وعلم آدم الاسماء کلھا۔ (اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے) اس سے مقام علم کی اللہ تعالیٰ کے ہاں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقبولیت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر آپ لوگ کروڑپتی بھی ہوتے تو زیادہ سے زیادہ نمرود و قارون کیساتھ مالداری میں شریک ہوتے۔ اگر سلطنت مل جاتی تو فرعون و شداد کوسیجن جانسن اور دیگر سلاطین کے برابر ہو جاتے۔ جو فخر کا مقام نہیں۔ اور جو کافروں کو بھی حاصل ہے۔ آپ کی خالص خصوصیت و نسبت حضور اقدسؐ اور دیگر انبیاء کی وراثت ہے۔ کہ انہوں نے مال و دولت نہیں چھوڑی بلکہ اپنے ترکہ میں علم کی میراث چھوڑی۔ حضرت ابوہریرہؓ ایک دفعہ مدینہ منورہ کے بازار میں جاکر آواز دینے لگے کہ مسجد میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ اور آپ لوگ بے خبر بازار میں گھوم رہے ہیں۔ لوگ مسجد کی طرف دوڑے اور دیکھا کہ علم و ذکر کے حلقے میں قرآن و حدیث کی تعلیم اور مذاکرے ہو رہے ہیں۔ لوگوں نے متعجب ہو کر ابوہریرہؓ سے دریافت کیا۔ تو فرمایا کہ حضورؐ کی میراث یہی ہے۔ وہ نہیں جس میں تم مشغول ہو۔ تو حضورؐ کی مخصوص میراث قرآن و سنت اور علوم نبوت ہیں۔ اور یہ قرآن و سنت اتنی عظیم دولت ہے کہ واللہ العظیم دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی اس میں پائی جاتی ہے۔ اور ہر نقصان و تباہی سے بچنے کا ذریعہ بھی قرآن و سنت ہی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا کے کاروبار مشاغل گھر بار چھوڑ کر خالصۃً للہ اس کے لئے اپنے زانو تہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت کے ہر خیر سے مالامال کر دیا۔ دنیاوی لحاظ سے آج سب سے بے فکر اور مطمئن الحال طبقہ آپ طالب العلموں کا ہے۔ اہل دنیا دن رات تلاش رزق و معاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اور آپ لوگ بڑے اطمینان سے رزق کی پریشانیوں سے بے خبر حصول علم میں مشغول ہیں۔ یہ علم کی دنیاوی برکات ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت دین کے وعدوں کا ظہور ہے۔ کہ آپ کو مسخر کرکے علم کی راہ میں لگا دیا۔ کہ خوب سمجھتے ہیں کہ دنیاوی مناصب اور وجاہت کے مفادات اس راہ میں نہیں پھر بھی تمہاری گردن علم کے سامنے جھکا دی اور ایسا مسخر کر لیا کہ مثلاً اگر دورہ حدیث کے کسی محنتی طالب علم کو مقابلہ میں دنیا کی حکومت پیش کر دی جائے تو وہ ایسی دس حکومتوں کو علم نبوی کے حصول کے مقابلہ میں ٹھکرا دے گا۔ گویا اس گئے گذرے دور میں اللہ تعالیٰ کا اہتمام محبت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کیلئے قیامت تک نئے نئے پودے لگاتے رہیں گے۔ (ان اللہ لیغرس لہذا الدین غرساً)

ترمذی میں ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے پاس علم دین کے طلبہ دور دراز کے علاقوں سے اونٹوں اور سواریوں کے جگر مار مار کر مدینہ طیبہ آئیں گے۔ تو آپ لوگ انہیں مرحبا کہیں اس حدیث مبارک کی بنا پر میں بھی آپ کو مرحبا اور خوش آمدید کہتا ہوں۔

دارالعلوم میں آپ حضرات کی آمد ہمارے لئے بڑی عظیم سعادت ہے۔ اور اس مدرسہ کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اسکی تاسیس ہی طلبہ کے ہاتھوں سے ہوئی۔ تقسیم ہند کے فوراً بعد طلبہ نے ہی یہاں جمع ہو کر ایسے حالات میں مدرسہ کا آغاز کیا کہ اس ملک میں مدرسہ کا تصور بھی مشکل تھا۔ اس وقت بھی طلبہ کا یہ اخلاص اور عامۃ المسلمین کی امداد اور دعائیں ہیں۔ کہ یہ سب کام ہو رہا ہے۔ کسی حکومت کی طرف سے ایک پیسہ امداد بھی نہیں۔ یہ محض آپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسی بے سروسامان جماعت کی دعائیں اور ارادے اور اہل اللہ کی محبت اور اخلاص اور وعدۂ خداوندی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون کا ظہور ہے۔

غربا اور عامۃ المسلمین کی امداد ایسی بابرکت شئے ہے۔ کہ بقول حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح اس سے اللہ پر اعتماد اور بھروسہ قائم رہتا ہے مستقل آمدنی اور امراء و حکام کی سرپرستی کی صورت میں یہ دولت اعتماد زائل ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ کہ علوم دین جسکی تمام دنیا کو شدید ضرورت ہے۔ اور جس پر دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ اسے بہت ہی آسان بنا دیا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹی کے علم کے حصول میں ہر طالب العلم کو سو ڈیڑھ سو روپے ماہوار لگانے پڑتے ہیں۔ اور علم نبوی کے طالب علموں کو کوئی فیس و خرچ کے بغیر تمام انتظامات مہیا فرما دئے ہیں۔ اور اپنے بندوں کے دلوں کو آپ کی امداد کی طرف متوجہ کیا۔ اب آپ کا کیا فریضہ ہے؟ اس علم کا تقاضا ہے۔ کہ دین کی حفاظت اور اعتبار سے اس کا تحفظ عملی شکل میں کیا جاوے۔ خود اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔ اگر محض تعلیم ہو صورت اور عمل کی شکل نہ ہو تو جتنے انعامات و اکرامات زیادہ ہیں۔ اتنا ہی اس کا عذاب اور وبال بھی ہوگا۔ وراثت نبوت کا مقام سب سے اونچا ہے۔ مگر اس کے تقاضے اور ذمہ داریاں بھی بہت نازک ہیں۔ جو لوگ اپنے پیٹ کو کاٹ کر آپ کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ وہ آپ سے بجا طور پر توقع رکھتے ہیں۔ کہ آپ وارث نبوت ؐ بن کر ان کے سامنے پیش ہوں گے

نقشہ تعداد طلبۂ درجہ عربی دار العلوم حقانیہ۔ (علاقائی تفصیل)

پاکستان و آزاد قبائل		بلوچستان			
ضلع پشاور	۳۵	لورالائی		لغمان	۵
ضلع مردان	۳۴	کوئٹہ	۳۲	طالقان	۳
بنوں	۱۳	قلات		قندہار	۱۸
کوہاٹ	۸	وزیرستان	۱۰	غزنی	۵
ڈیرہ اسماعیل خان	۲۲	چترال	۱	ننگرہار	۳
میانوالی	۱	آزاد کشمیر	۱	گردیز	۵
کیمبل پور	۳	علاقہ تیراہ	۶	خوست	۴
ہزارہ	۲۲	مہمند ایجنسی	۷	نورستان	۸
ریاست سوات	۱۷	علاقہ چکیسر	۲	ترکستان	۵
" باجوڑ	۵	سلہٹ مشرقی پاکستان	۱	بدخشان	۴
" دیر	۱۷	**افغانستان**		کل تعداد تا یکم ذی قعدہ	۳۳۰
کوہستانی علاقہ	۲	ہرات	۲		

© rasailojaraid.com